

## حسان بن ثابت رضی

(۶)

از جناب مولوی عبدالرحمن صاحب پرداز اصلاحی بھٹی

ان کی دور رس نظروں نے تازہ لیا تھا کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ رحمت للعالمین کے سایہ میں پناہ لیں، سیکڑوں بتوں کی پرستش سے زیادہ بہتر ہے کہ خدائے واحد کی عبودیت کا اقرار کیا جائے۔ چنانچہ جب وہ اسلام کے رشتہ الفت سے منسلک ہو جاتے ہیں تو انہیں برسوں کی خانہ جنگیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ قرآن حکیم نے ان آیتوں میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً      اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جبکہ تم ایک  
فَالْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبِرْتُمْ بِنِعْمَةِ اللَّهِ إِنَّهَا      دوسرے کے دشمن تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے  
دوسرے آل عمران آیت (۱۰۳)      دلوں کے درمیان الفت ڈال دی۔ تم اس کی

نعمت کا بدولت آپس میں بھائی بھائی بن گئے

یثرب مدینہ میں تشریف آوری کے بعد پہلا کام جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دیا وہ مکہ کے مہاجرین اور مدینہ کے انصار کے درمیان مواخاۃ (بھائی بھائی) کا کام تھا۔ دونوں گروہوں میں تقریباً نوے آدمیوں کے درمیان مواخاۃ کیائی گئی۔ انہیں میں سے حسان کے بھائی اس بن ثابت بھی ہیں جو حضرت عثمان بن عفان کے بھائی بھائی بنائے گئے۔

۱۰ طبقات ابن سعد ۲۳۸/۱      ۱۱ سیرت بن ہشام ۳۷۹/۱

اس موافقات کے اثرات حضرت حسانؓ کے خاندان میں ان کے بعد بھی باقی رہے  
اس موافقات نے دورِ دور کے دو مختلف قبیلوں کو رحم کے رشتوں سے زیادہ الفت  
و مودت کے بندھن میں باندھ دیا۔ خون و نسل سے زیادہ عقیدہ اور فکر نے  
ان کے تعلقات استوار کر دیے۔ اور اس اسلامی افوت کے احساں نے ایثار و  
قربانی، محبت و یگانگت کے بے پناہ جذبات کو ان کے دلوں میں موجزن کر دیا۔  
پھر مدینہ کے مذہبی تقدس میں بھی اضافہ ہوا۔ اس کی بھی عزت و حرمت اسی  
طرح کی جانے لگی جس طرح مکہ کی کجباتی تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "تہنم" قرار  
دیا۔ اس کے حدود میں جنگ کرنے کی مخالفت کر دی گئی۔

اور دیکھتے دیکھتے مدینہ گواہ امن و سلامتی بن گیا۔ اوس و خزرج ہوں یا دیگر  
قبائل جنگجوی اور آپس کی دھتکا مشتی جن کی فطرت میں تھی ان کے لئے مستقل  
حائل ہو گئی۔ اس طرزِ عمل سے ان کا رنگی میں زبردست تبدیلیاں رونما ہوئیں۔  
مالی و سیاسی پوزیشن سنبھلی اور آہستہ آہستہ وہ زندگی کے مختلف میدانوں میں  
اگے بڑھنے لگے۔ یہ صحیح ہے کہ خلافت راشدہ کے قیام کے بعد مدینہ کو جو بلندی اور  
عظمت حاصل ہوئی اس میں وہ اپنے بہا جو بھائیوں کی ہمسری نہ کر سکے۔ لیکن پھر بھی  
انہوں نے بڑے مناصب حاصل کئے۔ وہ باوجود مکہ مدینہ کے اصل باشندے تھے  
رسول و اصحاب رسول کی مدد و حمایت میں انہیں طرح طرح کی آزمائشوں سے بھی  
دوچار ہونا پڑا۔ انہیں قدرتی طور پر یہ حق پہنچتا تھا کہ رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد  
زمام اقتدار اپنے ہاتھوں میں لیں۔ اور حکومت کی باگ ڈور سنبھالیں۔ لیکن قریش  
چونکہ رسول اکرمؐ سے خاندانی قرابت رکھتے تھے۔ اور پورے عرب میں اگر کسی کی بالادستی

قبول کی جاسکتی تھی تو قریش ہی کی۔ ان کے سوا کوئی اقتدار سنبھالتا تو عرب اس کی امت قبول نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لئے انصار مدینہ نے مناسب ہی سمجھا کہ خلافت قریش ہی کے ہاتھوں میں رہے۔ تاکہ امت کا شیرازہ بکھرنے نہ پائے۔ انھوں نے سوائے مان لیفہ کے کوئی چارہ کار نہ سمجھا۔ اور اپنے بھائی ہباجہ کے دوش بدوش اسلام کے استحکام و ترقی کے لئے کوشاں رہے۔ اور اسلام نے عقیدہ اور فکر کے جس دھاگے سے انھیں بانہ دیا تھا اس کے توڑنے کی انھوں نے کبھی کوشش نہیں کی۔ وہ اتحاد و یکجہتی کے بندھن سے کبھی الگ نہ ہوئے۔ ایک طرف اگر ان کا پرچم ایک تھا تو دوسری طرف ان کا تہلہ بھی ایک ایک کتاب۔ ایک ملت اور ایک رسول کی امت کے شیرازہ سے منسلک ہو کر دین کی خدمت میں اپنے اوقات عزیز صرف کر دیئے۔ انھوں نے اسلام کی طرف انتساب کو خاندانی انتساب پر ترجیح دی۔ اور ہمیشہ اپنے لئے ”انصار“ ہی کہلوانا پسند کیا۔ جب کبھی انھیں قدیم خاندان کی طرف منسوب کر کے پکارا جاتا تو وہ بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ نے اپنے دربان سے کہا کہ وہ اوس دختر رجب کے لوگوں کو بلائے تو انصار سخت برہم ہوئے۔ ان کے سردار نعمان بن بشیر نے معاویہؓ کے دربان سعد کو مخاطب کر کے کہا:

یا سعد لا تعد الدعاء فیما لنا      نسب نجیب بہ سوی الانصار  
نسب تخیرہ الا للہ لقومنا      انقل بہ نسباً علی الکفاس

(اے سعد! اس طرح پکارنا چھوڑ دے کیونکہ ہمارے لئے سوائے انصار کے کوئی خالص نسب نہیں ہے یہ نسب تو ایسا ہے جسے عبود و حقیقی نے ہماری قوم کے لئے پسند کیا۔ اور رکھار پر سب سے زیادہ گراں نسب ہی نسب ہے)

حضرت معاویہؓ مجبور ہو گئے اور پھر انھوں نے اس کے بعد ان کی پسندیدگی کا ہمیشہ لحاظ

رکھا۔

انصار کے دونوں قبیلے جب آپس میں شیر و شکر ہو گئے تو عدنانی قبائل کے مقابل میں انکی قوت کا لوہا بھی مانا جانے لگا۔ بین کے دوسرے قبیلے بھی ان پر ہر معاملہ میں بھروسہ کرنے لگے۔ قبائلی اتحاد اور مصالحت کا بھی تقاضا یہی تھا کہ ان کا تعاون حاصل کیا جائے انصار کی اتحاد و یکجہتی اور ان کی معاشی حیثیت کو دیکھ کر ان کے پڑوسی یہودیوں کے دل میں جنم پیدا ہوئی۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں ان دونوں قبیلوں کی دشمنی سے خوب فائدہ اٹھاتے تھے۔ اور ان کے درمیان ایسے شہتے چھوڑتے رہتے تھے جس سے ان کی دشمنی کبھی ختم نہ ہو۔ یہودیوں کی شاطراتہ چالوں اور ان کی مسلسل ریشہ درویشیوں سے جاہلیت میں ان دونوں قبیلوں کو کبھی نجات نہ ملی۔ آپ جو انھوں نے اسلام کے رشتے سے منسلک ہونے کے بعد ان میں اس ندرت اور اجتماعیت دکھی تو ان سے رہانہ گیا اور ان دونوں کو آپس میں گلہ کرنے کے لئے پھر سوچنے لگے۔ چنانچہ ابو اسحق کی روایت ہے کہ

”ایک یہودی نوجوان نے رسول اکرم کے زمانے میں انصار کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی سازش کی۔ اس نے یوم بعاث اور دوسری لڑائیوں کا ذکر چھڑ دیا۔ اور اس سلسلے میں ان دونوں فرقوں کی جانب سے جو اشعار کہے گئے تھے۔ ان کی یاد دلائی اتنے میں ایک شخص سے رہانہ گیا وہ بول پڑا۔ بس کیا تمہارے دونوں فرقوں کے درمیان فتنہ کام کر گیا قریب تھا کہ دونوں لڑ پڑیں کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کو دیکھتے ہی جنگ کی چنگاری سرد ہو کر رہ گئی۔ آپ نے انھیں ان جاہلانہ حرکتوں پر تنبیہ فرمائی اور پھر وحدت کلمہ کی لڑی میں منسلک کر دیا“ ۱

اسلام کے دائرہ میں آنے کے بعد انصار اگرچہ جاہلانہ خصلتوں سے بڑی حد تک دور ہو چکے تھے۔ لیکن کبھی کبھی ایسے واقعات رونما ہو جایا کرتے تھے۔ جبکہ وہ جاہلیت کے خطرناک گروہوں کے قریب پہنچ جاتے ان کی دلی ہوئی خاندانی عہدتیں تازہ ہو جایا کرتیں۔ چونکہ

ان کی زندگی کا بیشتر حصہ جنگ و جدال اور آپس کی خونریزیوں میں گذرنا تھا اس لئے خاکستر میں دی ہوئی چنگاریاں کبھی معمولی ہوا کے جھونکے سے بھی بھڑک اٹھتی تھیں اور پھر گذشتہ واقعات کی یاد آنا انسانی فطرت کا خاصہ بھی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ طوئس یعنی بھی کبھی کبھی ایسی حرکتیں کرتا تھا۔ وہ اوس و خزرج کی باہمی مدد کے آرائیوں کے درمیان کہے گئے اشعار پڑھنے کا بڑا دلدادہ تھا وہ جہاں لوگوں کی تفریح و تہلیل کے لئے گانا سنا یا کرتا وہاں اس کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہوتا تھا کہ ان دونوں کو آپس میں ٹکرا دیا جائے۔ بہت کم ایسے مواقع ہوتے کہ جہاں وہ اپنی مجلسوں میں اسی قسم کی حرکتیں نہ کرتا ہو۔ وہ اپنی مجلس سرور میں جب اس قسم کے گانے گاتا تو لامحالہ بد مزگی پیدا ہو جاتی تھی۔ اس کی انہیں حرکتوں کی بنا پر لوگ اسے بڑا منحوس سمجھنے لگے تھے۔

بہر حال یہود اور دروسے دشمنان اسلام نے اوس و خزرج کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا۔ ایک طرف اگر انھوں نے انھیں آپس میں لڑانے کے جتن کئے تو دوسری طرف ان کے عقیدے میں بھی رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ کبھی ایمان کو کمزور کرنے کی تدبیر کی تو کبھی ان کے ایمان کو بگاڑنے کی چالیں چلیں آخر جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان معاہدے ہوئے۔ مگر انھوں نے اسے بھی ٹوٹ ڈالا۔ ان کی مسلسل فساد انگیزی کو دیکھ کر رسول اکرم کو اچھی طرح یقین ہو گیا کہ ان کی موجودگی میں مسلمانوں کو کبھی استحکام نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ نے ان میں سے کچھ لوگوں کو جلا وطن کرنے کا حکم دیدیا اور کچھ مفخروں کے حق میں فیصلہ کیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔

ﷺ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نبی قنیقاع سے اس کی ابتدا کی یہ فرزند کے حلیف تھے۔ پھر کو ان کا مامورہ کیا گیا۔ پھر وہ آپ کے حکم سے چھوڑ دیئے گئے۔ ان کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا گیا تو عبداللہ بن ابی بن سلول اڑے آیا۔ اور ان کی سفارش کی۔ چنانچہ اس کی سفارش پر

(بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

حسان - شاعر رسول اسلام کی قبولیت کے بعد حسان کی زندگی میں ایک نیا موڑ آیا کہاں انہی قوم کی حیثیت سے | خزرخ اور آل نسان کی مدح خوانی اور جاہلانہ فخر و مباحثات کا اظہار اور کہاں دین کے سب سے بڑے انسان اور خدا کے برگزیدہ نبی کی شناختی کا منصب جلیں؛ پہلے دین کے چند خنزف ریزیوں اور مفاہات کے لئے آسمان و زمین کے قلابے ملا یا کرتے تھے اور اب اسلام کے عظیم الشان پیغام کی ترجمانی اور اس کی مدافعت کا فریضہ انجام دینے لگے۔ تقدیر بدلتی ہے تو قدرت کی جانب سے اس کے لئے اسباب و سامان بھی ویسے ہی مہیا ہو جاتے ہیں۔

وہ پہلے کبھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ انھیں دربار رسالت کے شاعر خاص ہونے کا شرف حاصل ہوگا۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ انتخاب ان پر پڑے گی اور وہ "شاعر رسول" کے معزز لقب سے نوازے جائیں گے۔ اور انھیں مؤید برودع القدس" کا رتبہ بلند حاصل ہوگا۔ پہلے وہ صرف اپنی قوم و قبیلہ کے شاعر اور ترجمان تھے تو ان کی شہرت و عزت قبیلہ کے حصار سے آگے نہ بڑھی اور جبکہ اسلام کے عالمگیر مشن کے بہتے اور حامی بنے تو ان کا شہہ چار و انگ عالم میں پہنچ گیا۔

(بقیہ حاشیہ ۱۰۱ کا)

چھوڑ دیا گیا پھر انھیں جادو طنی کا حکم دیا گیا۔ ان کے مال و سلعوں کے درمیان تقسیم کر دیئے گئے۔ اس کے بعد رسول اکرم نے ریشہ کو نبی نصیر کی جلا وطنی کا حکم دیا۔ انھیں اپنے اسباب و سامان اونٹوں پر لاد کر لے جانے کی حد تک اجازت دی گئی۔ ریشہ میں نبی قرظہ پر کامیابی ہوئی۔ انھوں نے جنگ احزاب میں مشرکوں کی مدد کی تھی۔ ان کے لئے سعد بن معاذ کو حکم بنایا گیا۔ انھوں نے ان کے مردوں کو قتل کرنے اور ان کے بال بچوں کو جلا وطن کرنے کا حکم دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ان کے مالوں کو تقسیم کر لیا جائے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے سیرت ابن ہشام جلد ۲۷ - صفحہ ۱۹۵ و ۲۳۳ - اور تاریخ طبری ۴/۴۹ (۵۱۱ و ۴۹۱)

ایسا نہیں تھا کہ مسلمانوں کی جماعت میں ممتاز اور قادر الکلام شاعروں کی کمی رہی ہو۔ ایک سے ایک بڑا اور بڑا شاعر موجود تھا۔ عبداللہ بن رواحہ۔ اور کعب بن مالک حبیب عظیم شخصتیں موجود تھیں حضرت علیؑ نے انہیں دانا و بینام و جلیل موجود تھا اور ان میں سے ہر ایک اس منصب کے لئے موزوں تھا۔ مگر کفار و مشرکین کے اٹھائے ہوئے الزامات، اللہ کے ناروا پرویلنڈے اور ان کی ہرزہ سراہیوں کا دندان شکن جواب دینے کی سعادت حسان بن ثابت کی قسمت میں لکھی تھی۔ رسول اکرمؐ کی نظر میں کفار و مشرکین کے جو یہ اشعار کا جواب دینے کے لئے آپ سے زیادہ موزوں کوئی دوسرا شاعر نہ تھا اور واقعہ یہ ہے کہ آپ نے جہاد لسانی کی ہم جس خوبی اور کمال کے ساتھ انجام دی اس کی بنا پر اسلام کی تاریخ میں آپ کو ایک بڑا مقام حاصل ہو گیا۔

مشرکوں کے جتنے میں ان کے بڑے شاعروں میں چار شخص ایسے تھے جو رسول اکرمؐ کی شانِ اقدس میں گستاخانہ اشعار کہتے تھے صحابہ کرام کے متعلق نہایت دلآزار ہجو کہتے تھے (۱) عبداللہ بن الزبیری۔ (۲) ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب (۳) ضرار بن الخطاب اور (۴) عمرو بن العاص۔ ان کا جواب دینے کے لئے لوگوں نے حضرت علیؑ بن ابی طالب سے درخواست کی۔ حضرت علیؑ تو راضی ہو گئے مگر آپ نے کہا کہ اگر رسول اکرمؐ اجازت دیں تو اس کے لئے میں بالکل تیار ہوں۔ مگر رسول اکرمؐ کو حضرت علیؑ سے کچھ اور ہی کام لینا مقصود تھا۔ اس لئے آپ راضی نہ ہوئے۔ پھر آپ نے انصار کو بلایا اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس قوم نے رسول کی مدد اپنے ہتھیاروں سے کی ہے آخر انہیں کیا چیز روک رہی ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے اس کی مدد نہیں کرتے۔ یہ سننا تھا کہ انصار کے بہت سے شعراء آگے بڑھے اور اپنی اپنی خدمات پیش کیں۔ انہیں انصاری شاعروں میں حسان بن ثابت بھی تھے۔ انہوں نے اپنی زبان بکھری اور کہا کہ بندہ حاضر ہے۔ بھر علیؑ و صفار کے درمیان میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی خوشی کی بات نہیں ہے کہ میں اسلام کی حمایت میں اس کو استعمال کروں رسول اکرمؐ

نے ان سے پوچھا کہ اچھا بتاؤ۔ تم ان کی ہجو کس طرح کرو گے جبکہ میں بھی انہیں میں سے ہوں  
 حسان جواب دیتے ہیں۔ میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کر لوں گا۔ جس طرح گوند سے  
 ہونے آٹے میں سے بال الگ کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم آپ کو منتخب کر کے فرمایا  
 کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں وہ انساب عرب سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔  
 وہ اس سلسلہ میں ان کی مدد کریں گے۔ اور پھر حضرت حسان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے  
 انہیں کہتے ہیں کہ ان کی ہجو کو حضرت جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔ آپ کے حق میں دعا  
 فرماتے ہیں۔

اللھم ایدناہ بدوح القدس اے اللہ تو ان کی روح القدس کے ذریعہ مدد فرما۔

بادجوڑیکو آپ ہجو گوئی کو پسند نہیں فرماتے تھے مگر حالات کے تقاضے سے مجبور ہو کر آپ  
 نے مخالفین اسلام کا اسی حربہ سے جواب دینا مناسب سمجھا۔ شاعری کے ذریعہ کم سے  
 کم جذبات کو بھڑکایا جاسکتا ہے اور باادقات یہ بڑی کارگر بھی ثابت ہوتی ہے  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب قریش کے شاعروں نے انہی زہرناک ہجو کے ذریعہ  
 آپ کو تکلیف پہنچائی تو آپ نے فرمایا کہ ”تم بھی ان کی ہجو کرو ان کے حق میں یہ تیر دلشتر  
 سے بڑھ کر کام کریں گی“

رسول اکرم کو حسان کی شاعرانہ صلاحیتوں اور ان کی ہجو گوئی کا پورا پورا  
 اندازہ تھا۔ کیونکہ پہلے بھی آپ نے ان کے اشعار سننے تھے جو انھوں نے اپنے حریف قبیلہ  
 اوس کے سلسلہ میں کہے تھے۔ ان کا مد مقابل اوس کا عظیم شاعر قیس بن الخطیم تھا۔  
 لیکن اس میدان میں ان کی ہمسری نہ کر سکا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے ہم قوم شعراء  
 میں ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ جو ہی اس ہم پر آپ مقرر کئے گئے آپ نے رسول اکرم

سیدنا محمد بن حنفیہ ۲۰۹-۹۰۹ء آغانی ۴/۳۶۷ ابن سلام طبقات اشعراء صفحہ ۱۵۵ تاریخ

ابن صاگر ۱۸۳۲ء ابن عساکر ۴/۱۸۵



کے حسن ظن کو بچ کر دکھایا۔ جو کوئی کے محاذ پر خوب دادِ سخن دی، اور ایسے ایسے چبھتے ہوئے ان پر طنز کیے کہ ان کے دانت کھٹے ہو گئے۔ شعرائے قریش تک جب ان کے اشعار پہنچتے ہیں تو ان کی صفوں میں کھلبلی مچ جاتی ہے۔ وہ پکاراٹھتے ہیں کہ قریش کی پردہ دری میں ابن ابی قحافہ کا ضرر رہا تھا ہے۔ ورنہ انصاری کے قبیلے کا شاعر زار و زور نہ پردہ سے کیسے آگاہ ہو سکتا ہے۔ اتنی معلومات سوائے ابن ابی قحافہ کے انھیں کوئی دوسرا نہیں فراہم کر سکتا۔ ان کے تیروں کا دار اسی لئے اتنا کارگر ہوتا ہے کہ ابن ابی قحافہ سے انھوں نے استفادہ کیا ہے۔ ۱۷

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صحتِ حسان کے اشعار بے حد پسند فرماتے تھے بلکہ ہر موقع پر ان کی داد بھی دیتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن رواحہ کو حکم دیا تو انھوں نے کہا اور خوب کہا میں نے کعب بن مالک سے کہا تو انھوں نے کہا اور خوب کہا۔ اور میں نے حسان بن ثابت کو حکم دیا تو وہ خود بھی سیراب ہوئے اور دوسروں کو بھی سیراب کر دیا ۱۸

آپ کی دلچسپی حسان کے اشعار سے اس قدر بڑھی کہ آپ نے ان کے لئے مسجد میں منبر بنوایا تاکہ اس پر کھڑے ہو کر وہ اپنے اشعار سنائیں۔ چنانچہ وہ مشرکین کی ہجو میں کہے ہوئے اشعار برسر منبر سنایا کرتے تھے۔ ۱۹

حضرت حسان نے اسلام کی حمایت و مدافعت میں کب سے شعر کہنا شروع کیا؟ تو اس بارے میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے پانچویں ہجری کے سانحہ جنگِ احزاب کے موقع پر اس کی ابتدا ہوئی چنانچہ ابوالفرج ابن شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ جب احزاب کے موقع پر معرکہ کارزار گرم ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷ کتاب اورغابی ۳/۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳،

نے فرمایا کہ ”مسلمانوں کی عزت کون بچائے گا۔ حضرت کعب بن لہجے یا رسول اللہ ﷺ اس کے لئے تیار ہوں۔ عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا میں اس کے لئے تیار ہوں۔ اور حسان نے بڑھ کر کہا میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ رسول اکرم نے ان سے فرمایا کہ تم ان کی ہجو کو اس کام میں روح القدس تمہاری نذر فرمائیں گے۔ ۱۰

لیکن ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے پہلے ہی سال رسول اکرم نے حسان کو مسلمانوں کی طرف سے دفاعی نظمیں کہنے پر آمادہ کر دیا تھا بلکہ بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ انھوں نے ہجرت کے پہلے عقیدہ ثانیہ کی بیعت کے موقع پر رسول اکرم اور آپ کے اصحاب کاشان میں اشعار کہے ہیں چنانچہ ایک قصیدہ میں انھوں نے ضرار بن الخطاب کو مخاطب کر کے حضرت سعد بن عبادہ کے قریش کی قید میں پڑنے اور ان سے رہائی پانے کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ اگر ان کے یہ اشعار صحیح ہیں تو پھر دائرہ اسلام میں آنے کے بعد یہ ان کے اولین اشعار قرار دیئے جائیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ ان میں خالص اسلامی جذبات کی وہ گرمی نہیں پائی جاتی جو ان کے دوسرے اشعار میں ہے۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اسے شعرائے مشرکین سے محرکہ آرائی کا نقطہ آغاز کہا جاسکتا ہے۔ ۱۱

حضرت حسان نے شاعر رسول ہونے کے بعد اپنی طلاق لسانی کے جو جوہر دکھلائے اس کا لوہا کفار و مشرکین کو بھی ماننا پڑا۔ آپ نے ان کے شرار کی ہجو گوئی کے جواب میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ عہد نبوی میں جتنے غزوات و لڑائیاں ہوئیں ان کی ہجو بہت تصویر کشی کر رکھ دی۔ ان کے اشعار میں مفاخرت بھی ہوتی تھی اور مسلمانوں کی برتری کا ذکر بھی شہد اور اسلام کے مرتبے بھی ہوتے تھے اور مجاہدوں اور غازیوں کی جرأت و دلہنہ کی داستان بھی حقیقت میں ان کی اس دور کی شاعری ان تمام واقعات و حوادث کی

۱۰ آغانی ۴/۱۴۵ و ابن عساکر ۴/۱۸۶۔ ۱۱ سیرت ابن ہشام ۴/۴۵ و دیوان حسان ص ۱۹

دستاویز ہے جو مسلمانوں کو پیش آئے۔ اور پھر رسول اکرمؐ کی شان اقدس میں جو گہرائشی کی ہے وہ  
فت کوئی کا شاہکار ہے۔ ان کی بہترین شاعرانہ صلاحیتیں انھیں اشعار میں جلوہ گر میں جن میں  
انھوں نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے ان اشعار میں عزت انگیز برجستگی  
بھی ہے اور مہارت فن بھی۔ اسلامی رجحانات کا غلبہ بھی ہے۔ اور پاکیزگی و طہارت  
بھی۔ اخلاق و معنویت کے گہرائیوں میں اور حکمت و دانش کی گہرائی بھی، اور پھر سب  
سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ان کی شاعری میں جن کثرت سے دنیا جذبات کی حیرت ہے وہ  
شاید ہی کسی دوسرے محفزی شاعر کے کلام میں پائی جاتی ہو اور اپنی اس خصوصیت کی بنا  
پر شعرائے اسلام میں سب سے اونچا مقام رکھتے ہیں۔

حسان پر خاندانی | حلقہ اسلام میں آنے کے بعد گوجران کی تمام تر شاعری رسول اکرمؐ کی  
تعلقات کا اثر | تاریخ گسٹری اور مسلمانوں کی حمایت و مدافعت کے لئے وقف ہو کر رہ  
گئی تھی۔ مگر ایسا نہیں ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو بالکل ہی فراموش کر دیا ہو۔ ان کو اپنی  
قوم سے جو گہرائی اور جذباتی تعلق تھا وہ بھر بھی کسی نہ کسی موقع پر ظاہر ہی ہو جاتا تھا۔ ہاں  
یہ ضرور ہے کہ اب ان کی عصبيت محدود نہیں تھی بلکہ اس کا دائرہ وسیع ہو گیا تھا۔ پہلے  
وہ قبیلہ خزرج کے طرفدار تھے اب اس میں انصار کے تمام قبیلے بھی شریک ہو گئے تھے۔  
اسلام نے مسلمانوں کے درمیان جو الفت و مودت پیدا کر دی تھی اس کی بنا پر خاندانی و  
قبائلی عصبيت سے بڑھ کر اسلامی اخوت نے لے لی تھی۔ اور اسلامی اخوت میں سبھی آگئے تھے  
پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کبھی قحطانی انصاروں کے شاعر نظر آتے ہیں وہ کبھی عدنانی شعراء  
کے مقابلے میں مفاخرت کرتے ہیں تو اپنی اس روایت کا ضرور ذکر کرتے ہیں جو ان کے صدر  
میں انھیں حاصل تھی۔ یہی چیز ہے جو انھیں اس بات کے کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ یہ ہی لوگ  
تھے جنہوں نے رسول اکرمؐ کا ساتھ دیا۔ آپ کی حمایت کی اور آپ کے لئے جہنم میں  
کی تقویت کا باعث بنے۔

پہلے جاہلیت کے دور میں ان کی ہم کافرانہ زیادہ تر قبیلہ اوس کے لوگ ہوا کرتے تھے لیکن اسلام میں آنے کے بعد اب انھیں اخوت و مودت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور دوسروں کے مقابلے میں انھیں اپنے سے زیادہ قریب پاتے ہیں۔

وقد صارت فیدہ بنو الاوس کلہم  
وکان لہم ذکر، ہناک س فیئح  
وحامی بنو النخاس فیدہ وضا ساروا  
وماکان منہم فی اللقاء جنح  
امام رسول اللہ لا یخذ لونہ  
لعم خاص منہم وشفیع  
یعنی جنگ احد میں قبیلہ اوس کے تمام لوگوں نے بڑے ہی عہد سے کام لیا۔ حالانکہ ان کا وہاں بڑا نام تھا۔ اس جنگ میں نبویؐ نے بھی بڑی حمیت اور سہ و شہادت کا مظاہرہ کیا اور ان میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا جو جنگ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھبرانے والا ہو۔ وہ آپ کو یوں ہی بلے مدد نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ آپ پروردگار کی جانب سے ان کے لئے مدد گزار اور شفیع ہیں۔

وہ اسلامی دور کی شاعری میں جہاں اپنے قبیلہ خزیرج کا ذکر کرتے ہیں تو ساتھ ہی

ان کے کارناموں کا بھی ذکر کرتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان کی عصبیت پھیلنے پھیلنے آزد ہی نہیں بلکہ قحطان کی تمام خزانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ ان کی یہ عصبیت اس موقع پر پہلے ظاہر ہو کر تھی جہاں شعرائے مشرکین کو وہ مخاطب کرتے ہیں اور ان اشعار میں دینی عصبیت کے پہلو بہ پہلو خاندانی عصبیت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ لیکن عدنانی قبیلوں کے مقابلے میں وہ کبھی اس کا اظہار نہیں کرتے تھے اور اگر کرتے بھی تھے تو بہت سبے الفاظ میں۔ لیکن ایک مرتبہ خزندہ حنین کے موقع پر جب رسول اکرمؐ مال غنیمت تقسیم فرماتے ہیں تو خصوصیت کے ساتھ آپ کے جو دو لڑال سے مہاجرین فیضیاب ہوتے ہیں اور انصار محروم رہ جاتے ہیں تو ان کے دل میں یہ خلش پیدا ہوتی ہے کہ ایسا کیوں ہوا، خود انصار کو بھی شکایت ہوتی ہے بھان

انصار کی ترجمانی فرماتے ہوئے نہایت ترمیم جہ میں بارگاہ رسالت میں عرض پروردگار ہوتے ہیں۔

وَأَتِ الرَّسُولَ نَقْلًا يَأْخِرُ مَوْثِقِينَ  
لِلْمُؤْمِنِينَ إِذَا مَا عَدَدَ الْبَشَرُ  
عَلَامَةً قَدْ هَمَى سَلِيمٌ وَهِيَ نَانِحَةٌ  
قَدْ أَمَرُ قَوْمٌ هُمْ أَوْ كَادُوا هُمْ نَصْرُهُا  
سَمَاءُ اللَّهِ انْصَارًا لِنَصْرِهِمْ  
دِينِ الْعَدَىٰ دَعْوَانِ الْحَرْبِ لِيَسْتَعْرِ  
وَسَارِعُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْتَرَفُوا  
لِلنَّاسِ وَالْبُكْبُ عَلَيْنَا قَبِيحٌ لِّمَنَّا  
الْاَلْسِيُونَ وَالطَّرَافِ الْقَنَاطِرُ

یعنی رسول اللہ کے پاس پہلو۔ آپ سے کہو۔ اے مومنین کی سب سے اعلیٰ جاتے پناہ، جب دنیا کے انسانوں کا شمار کیا جا رہا ہو قبیلہ سلیم کو کس بنا پر بلا یا جاتا ہے۔ جب وہ اس قوم کے سامنے بالکل خالی ہے۔ جس نے پناہ دی۔ اور جس نے اعانت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام انصار رکھا ہے کیونکہ انہوں نے دین ہدایت کے کاموں میں اس وقت نصرت و اعانت کی جب خونریز جنگ کی آگ خوب بھڑک رہی تھی اور انہوں نے راہ خدا میں تیزی سے آگے بڑھ کر مقابلے کئے اور نازل ہونے والے شدائد میں نہایت صبر و استقلال سے کام لیا۔ انہوں نے ضعف دکھا یا اور نہ دل تنگ ہوئے۔ آپ کے سلسلے میں گو ہجوم کر کے ہم پر ٹوٹا بیڑے۔ ہمارے لئے تلواروں اور نیزوں کی ٹوکوں کے سوا اور کچھ جانے پناہ نہیں تھی۔

رسول اکرم کو انصار کے احساسات کی خبر ملتی ہے تو آپ تمام انصار کو جمع ہونے کا حکم دیتے ہیں۔ اور جب اکٹھا ہو جاتے ہیں تو آپ ان سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں "میں نے گروہ انصار کیا دنیا کی ظاہری چمک و مک تمہارے دلوں میں سما گئی ہے۔ کیا تم اسلام اسی لئے لائے تھے؟ کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں کو اونٹ اور کربیاں لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں خدا اور اس کے رسول کی محبت لیکر جاؤ؟" قسم ہے۔

اس خیانت کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ہجرت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار ہی کا ایک فرد تھا۔ اگر تمام خاندانوں کو اکٹھا کیا جائے تو میں انصار ہی کے خاندان میں ہونے کو ترجیح دے گا۔ یہ فرمایا تھا کہ انصار رزہ پڑے۔ اور آپ سے معذرت خواہ ہوئے۔ اس موقع پر حسان نے بھی معذرت آمیز اشعار پیش کئے۔

ایک مرتبہ جب مہاجرین کی تعداد مدینہ میں بہت بڑھ گئی تو ان کی خاندانی عصیت کو پھرا بھرنے کا موقع ملتا ہے وہ ایک قصیدے میں ان پر تعریف کرتے ہیں۔

اصنی الجلابیب قد عترو اوقدا کثروا      وابن الفریجة اصنی بیضۃ البلد  
دیہ تلاش لوگ اب با عزت ہو گئے ہیں اور ان کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ فریجہ کا بیٹا  
شہر میں منفرہ ہو کر رہ گیا ہے۔

مدینہ کے منافقین قریش کو طنز یہ طور پر "جلابیب" کہا کرتے تھے۔ رسول اکرمؐ نے جب حسان کے اشعار سنے تو ان کی یہ تعریف آپ کو بہت ناگوار ہوئی۔ آپ نے بلا کر ان کی سرزنش کی۔ اور آئندہ سے احتراز کے لئے کہا۔

صفوان بن المعطل نے حسان کے انہیں اشعار کی بنا پر ان کے اوپر تلوار سے حملہ کر دیا اور انہیں بری طرح زخمی کر دیا۔ اور حسان سے مخاطب ہو کر کہا کہ

تلوق ذباب السیفِ عقی فاتی      غلاماً اذا هو حیث کنت لبشاع

دیو! میری طرف سے تلوار کی دھار۔ کیونکہ میں وہ نوجوان ہوں کہ جب میری ہجو کی جاتی ہے تو اس کا جواب شاعر کی طرح میں نظم میں نہیں دیا کرتا۔ کیونکہ میں شاعر نہیں

(ہوں۔)

صفوان بن المعطل کو حسان سے محض اس بنا پر یہ کہ نہیں پوچھا تھا بلکہ اسکی

۱۹۴۲ء      ۱۵۵/۴      ۱۵۵/۴      ۱۵۵/۴      ۱۵۵/۴

بخش کی وجہ دوسری تھی اور یہ شعر تو محض بہانہ تھا۔ اس کا سرااگر تلاش کیا جائے تو واقعہ انک میں ملے گا۔

کہا جاتا ہے کہ صفوان نے ان پر حملہ کیا تو نبی الحارث بن الحارث کے ثابت بن قیس بن شماس نے لپک کر صفوان کو پکڑ لیا۔ اور ان کے دونوں ہاتھ ان کی گردن پر باندھ کر ان کو نبی الحارث کے محل میں لے گئے۔ راستے میں عبداللہ بن رواحہ نے انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ثابت نے کہا ذرا دیکھو اس نے حسان بن ثابت پر تلوار چلائی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو قتل ہی کر دیا ہے۔ عبداللہ بن رواحہ نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی کچھ خبر ہے؟ انھوں نے کہا بالکل نہیں۔ عبداللہ بن رواحہ نے کہا تم لوگوں نے بڑی زیادتی کی۔ اچھا تم ان کو چھوڑ دو۔ ثابت نے صفوان کو چھوڑ دیا پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پورا ماجرا بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ حسان نے مجھے بدنام کرنے کی کوشش کی اور میری بھوکے میں نے عرض انتقام میں ان کو مارا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے کہا: حسان! اللہ نے میری قوم کو اسلام کی ہدایت بخشی۔ تم محض اسی لئے ان پر بری نظریں ڈالتے ہو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اچھا جو زخم تم کو لگا ہے اسے معاف کرو۔ انھوں نے کہا: میں نے آپ کی خاطر اسے معاف کر دیا۔

محمد بن ابراہیم بن الحارث سے مروی ہے کہ اس ضرب کے عوض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان کو میر حار عطا فرمایا۔ یہ آج تک مدینے میں نبی جد علیہ کا قصبہ ہے۔ پہلے یہ ابو طلحہ بن سہیل کی ملک تھا۔ انھوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تصدق کر دیا تھا۔ آپ نے اسے حسان کو دیدیا۔ اور سیرین نامی ایک قبیلے ماہذی بھی دسی۔ اس کے بطن سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے (باقی آگے)